03

حضرت ہابیل علیہ السلام اور قابیل کے حالات

تاریخ انبیاء

page is left blank intentionally

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

شروع اللہ کا نام لے کر جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

تاریخ انبیاءؑ

جلد۔۳

تحریر **حیدر رضا** ولد **ابو جعفر** (مرحوم)

رَبَّنَا اغۡفِرۡ لِیۡ وَلِوَالِدَیَّ وَلِلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَوۡمَ یَقُوۡمُ الۡحِسَابُ ﴿۴۱﴾

ترجمہ، اے پروردگار حساب (کتاب) کے دن مجھ کو اور میرے ماں باپ کو
اور مومنوں کی مغفرت کیجیو۔ (سورۃ ابراہیم۔ ۴۱)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کر تمام مرحوم مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہدا، لاوارث مرحومین، میرے تمام آباؤ و اجداد اور بالخصوص نیچے دیئے ہوئے ناموں کی روح کو ایصال فرمائیں، شکریہ

ابو جعفر ولد علی محمد

کنیز سیدہ بنت علی سجاد

حسن جعفر ولد ابو جعفر

اشرف علی ولد محمد علی

محمد شبیر ولد غلام اکبر

بلقیس بانو بنت علی محمد

وَاخۡفِضۡ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحۡمَةِ وَقُلۡ رَّبِّ ارۡحَمۡهُمَا
كَمَا رَبَّيٰنِىۡ صَغِيۡرًا ﴿۲۴﴾

ترجمہ، اور عجز و نیاز سے ان کے آگے جھکے رہو اور ان کے حق میں دعا کرو کہ اے
پروردگار جیسا انھوں نے مجھے بچپن میں (شفقت سے) پرورش کیا ہے تو بھی ان
(کے حال) پر رحمت فرما۔ (بنی اسرائیل ۲۴)

"شجرِ طیبہ اور شجرِ خبیثہ"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۲۲۔فروری، ۲۰۲۴

"صراطِ مُستقیم"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۹۔اپریل، ۲۰۲۴

"تاریخ انبیاؑء"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ۲۰۱۴۔جولائی، ۲۰۲۰

"حق و باطل کے راستے"

ایڈیشن : اوّل

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۷

"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"

سالِ تحریر اور تاریخِ مکمل : ستمبر۔۲۰۰۹

ایڈیشن : اوّل

سالِ طبع : مارچ۔۲۰۱۰

مطبع : سندھیکا پرنٹرز

انگلش ترجمہ اور ویب ڈیزائن

ترجمہ اور ڈیزائن : عارف رضا۔ہانی رضا۔محمد رضا

ویب سائٹ : https://yk-shia.com/books
https://play.google.com/store/books/author?id=Hyder+Raza

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۱	تقریظ	
۲	انبیاءؑ کی تعداد اور اُن کے اُوصیاء	جلد۔۱
۳	صفات و معجزات، صحف انبیاءؑ اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۴	اُولوالعزم کے معنی، انبیائے اُولوالعزم اور اُن کی تعداد	جلد۔۱
۵	نبی و رُسولؑ کے معنی اور عصمت انبیاءؑ	جلد۔۱
۶	حضرت آدم علیہ السّلام اور بی بی حوّا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲
۷	حضرت ہابیل علیہ السّلام اور قابیل کے حالات	جلد۔۳
۸	حضرت شیث علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۴
۹	حضرت ادریس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۵
۱۰	حضرت نوح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۶
۱۱	حضرت ہود علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۷
۱۲	حضرت صالح علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۸
۱۳	حضرت ابراہیم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۹
۱۴	حضرت اسمٰعیل و اسحٰق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۰
۱۵	حضرت لُوط علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۱
۱۶	حضرت ذوالقرنین علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۲
۱۷	حضرت یعقوب اور یوسف علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۳
۱۸	حضرت ایّوب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۴
۱۹	حضرت شعیب علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۵
۲۰	حضرت موسٰی اور ہارون علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۶
۲۱	حضرت موسٰی اور خضر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۷
۲۲	حضرت حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۸
۲۳	حضرت الیاسؑ، الیسعؑ اور الیا علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۱۹

نمبر شمار	عنوان	جلد نمبر
۲۴	حضرت اسمٰعیل بن حزقیل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۰
۲۵	حضرت ذوالکفل علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۱
۲۶	حضرت لقمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۲
۲۷	حضرت اسمٰعیل علیہ السّلام اور طالوت وجالوت کے حالات	جلد۔۲۳
۲۸	حضرت داؤدعلیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۴
۲۹	اصحاب سبت کے حالات	جلد۔۲۵
۳۰	حضرت سلیمان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۲۶
۳۱	قوم سبااور اہل ثرثار کے حالات	جلد۔۲۷
۳۲	ہاروت وماروت کے حالات	جلد۔۲۸
۳۲	حنظلہ اور اصحاب رس کے حالات	جلد۔۲۹
۳۳	حضرت شعیااور حضرت حیقوق علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۰
۳۴	حضرت زکّریاویحییٰ علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۱
۳۵	حضرت عیسےٰ اور بی بی مریم علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۲
۳۶	حضرت ارمیاؑ، دانیالؑ اور عزیر علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۳
۳۷	حضرت یونسؑ بنی متی اور انکے پدر بزوگوار علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۴
۳۸	اصحاب کہف ورقیم کے حالات	جلد۔۳۵
۳۹	اصحاب اخدود کے حالات	جلد۔۳۶
۴۰	حضرت جرجیس علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۷
۴۱	حضرت خالد بن سنان علیہ السّلام کے حالات	جلد۔۳۸
۴۲	حضرت محمد مصطفیٰ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے حالات	جلد۔۳۹
۴۳	اُن پیغمبروں کے حالات جن کے ناموں کی تصریح نہیں ہے	جلد۔۴۰
۴۴	بعض بادشاہان زمین کے حالات	جلد۔۴۱
۴۵	بنی اسرائیل اوران کے علاوہ غیر پیغمبروں کے حالات نادرہ وعجیبہ	جلد۔۴۲

تقریظ

الحمدللہ، پچھلی کتابوں کی طرح جیسے **"اللہ کا شعور حاصل کیجیے"**، **"حق و باطل کے راستے"**، **"صراطِ مستقیم"** اور **"شجرِ طیبہ شجرِ خبیثہ"** جیسی کامیاب کتابیں تحریر کرنے کے بعد، عوام کی حوصلہ افزائی اور اللہ تعالیٰ کی توفیقات سے ایک اور کاوش **"تاریخ انبیاؑء"** جو کے **"۴۲ جلدوں"** پر مشتمل ہیں حاضر خدمت ہے۔ اس کتاب میں تمام واقعات علامہ محمّد باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی کتاب "حیات القلوب" سے لیے گئے ہیں۔ میں نے صرف اتنی کوشش کی ہے کہ انبیاؑء اکرام کی زندگی کے احوال جو کہ قرآن میں بھی بیان ہو چکے ہیں ان کو اور علامہ کی کتاب کے واقعات کو ایک جگہ کیا جائے، ساتھ ہی یہ بھی کوشش کی ہے کہ ان واقعات کو انتہائی مختصر اور آسان لفظوں میں بیان کیا جائے تا کہ اس کتاب سے ہر طبقۂ فکر اور ہر عمر کے لوگ بالخصوص بچے بھی مستفید ہو سکیں اور انبیاؑء کی زندگی سے نصیحت حاصل کر سکیں۔ اگر کسی کو ان واقعے کی مکمل تفصیل یا کسی واقعہ کا حوالہ مقصود ہو، تو علامہ کی کتاب حیات القلوب سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں یہ بھی کوشش کی گئی ہے کہ تاریخ انبیاؑء اور ان کے احوال زندگی کو اس طرح بیان کیا جائے کہ ایک عام شخص تمام انبیاؑء کے بارے میں باخوبی جان سکے اور ساتھ ہی یہ بھی جان لے کہ اللہ تعالیٰ کے منتخب نمائندوں نے اعلیٰ مقام اور فضیلت رکھنے کہ باوجود کس کس طرح کے امتحانات کا سامنا کیا، اور کم و بیش تمام انبیاء نے سخت امتحان دیے اور ان پر صبر کیا۔ اس کتاب سے یہ بھی سبق حاصل کیا جا سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف اپنے نیک بندوں کو ہی امتحانات میں مبتلا کرتا ہے، جب کوئی ان امتحانات پر صبر سے کام لیتا ہے تو کامیابی اس کا مقدر بنتی ہے، اور پھر اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کو کامیابی سے نواز کر اعلیٰ مقام پر فائز کرتا ہے۔ انشاءاللہ، یہ کتاب بھی میری پچھلی کتابوں کی طرح آپ کے لیے مفید ثابت ہو گی اور آپ کے علم و یقین میں بھی اضافے کا باعث بنے گی۔ اس کوشش میں اگر میری طرف سے کسی قسم کی کوئی غلطی ہوئی ہو تو میں اپنے اللہ سے معافی کا طلبگار ہوتے ہوئے آپ سے یہ درخواست کرتا ہوں کہ مجھے ضرور اطلاع کریں، میں آپ کا شکر گزار ہو نگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح راستے پر قائم رکھے اور دین کی صحیح معرفت عطا فرما کر عمل کی توفق فرمائیں، آمین

تحریر: حیدر رضا ولد ابو جعفر (مرحوم)

رابطہ ای میل: hyderraza@yahoo.com

حوالے : قرآن کا اردو ترجمہ یہاں سے لیے گئے ہیں: http://cityislam.com/quran.htm

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

وَ نَجَّيۡنٰهُ وَلُوۡطًا اِلَى الۡاَرۡضِ الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا لِلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٧١﴾ وَوَهَبۡنَا لَهٗۤ اِسۡحٰقَ ؕ وَيَعۡقُوۡبَ
نَافِلَةً ؕ وَكُلًّا جَعَلۡنَا صٰلِحِيۡنَ ﴿٧٢﴾ وَ جَعَلۡنٰهُمۡ اَئِمَّةً يَّهۡدُوۡنَ بِاَمۡرِنَا وَ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡهِمۡ فِعۡلَ
الۡخَيۡرٰتِ وَاِقَامَ الصَّلٰوةِ وَاِيۡتَآءَ الزَّكٰوةِ ۚ وَكَانُوۡا لَنَا عٰبِدِيۡنَ ۖۚ ﴿٧٣﴾ وَلُوۡطًا اٰتَيۡنٰهُ حُكۡمًا وَّعِلۡمًا وَّ
نَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡقَرۡيَةِ الَّتِىۡ كَانَتۡ تَّعۡمَلُ الۡخَبٰٓئِثَ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ فٰسِقِيۡنَ ۙ ﴿٧٤﴾ وَاَدۡخَلۡنٰهُ فِىۡ
رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّهٗ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿٧٥﴾ وَ نُوۡحًا اِذۡ نَادٰى مِنۡ قَبۡلُ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَنَجَّيۡنٰهُ وَ اَهۡلَهٗ
مِنَ الۡكَرۡبِ الۡعَظِيۡمِ ۚ ﴿٧٦﴾ وَ نَصَرۡنٰهُ مِنَ الۡقَوۡمِ الَّذِيۡنَ كَذَّبُوۡا بِاٰيٰتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا قَوۡمَ سَوۡءٍ
فَاَغۡرَقۡنٰهُمۡ اَجۡمَعِيۡنَ ﴿٧٧﴾ وَ دَاوٗدَ وَ سُلَيۡمٰنَ اِذۡ يَحۡكُمٰنِ فِى الۡحَرۡثِ اِذۡ نَفَشَتۡ فِيۡهِ غَنَمُ الۡقَوۡمِ ۚ
وَكُنَّا لِحُكۡمِهِمۡ شٰهِدِيۡنَ ۙ ﴿٧٨﴾ فَفَهَّمۡنٰهَا سُلَيۡمٰنَ ۚ وَكُلًّا اٰتَيۡنَا حُكۡمًا وَّعِلۡمًا ۖ وَّ سَخَّرۡنَا مَعَ
دَاوٗدَ الۡجِبَالَ يُسَبِّحۡنَ وَ الطَّيۡرَ ؕ وَكُنَّا فٰعِلِيۡنَ ﴿٧٩﴾ وَ عَلَّمۡنٰهُ صَنۡعَةَ لَبُوۡسٍ لَّكُمۡ لِتُحۡصِنَكُمۡ
مِّنۡۢ بَاۡسِكُمۡ ۚ فَهَلۡ اَنۡتُمۡ شٰكِرُوۡنَ ﴿٨٠﴾ وَ لِسُلَيۡمٰنَ الرِّيۡحَ عَاصِفَةً تَجۡرِىۡ بِاَمۡرِهٖۤ اِلَى الۡاَرۡضِ
الَّتِىۡ بٰرَكۡنَا فِيۡهَا ؕ وَكُنَّا بِكُلِّ شَىۡءٍ عٰلِمِيۡنَ ﴿٨١﴾ وَ مِنَ الشَّيٰطِيۡنِ مَنۡ يَّغُوۡصُوۡنَ لَهٗ وَ يَعۡمَلُوۡنَ
عَمَلًا دُوۡنَ ذٰلِكَ ۚ وَكُنَّا لَهُمۡ حٰفِظِيۡنَ ۙ ﴿٨٢﴾ وَ اَيُّوۡبَ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّىۡ مَسَّنِىَ الضُّرُّ وَ اَنۡتَ اَرۡحَمُ
الرّٰحِمِيۡنَ ۖۚ ﴿٨٣﴾ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ فَكَشَفۡنَا مَا بِهٖ مِنۡ ضُرٍّ وَّ اٰتَيۡنٰهُ اَهۡلَهٗ وَ مِثۡلَهُمۡ مَّعَهُمۡ رَحۡمَةً مِّنۡ
عِنۡدِنَا وَ ذِكۡرٰى لِلۡعٰبِدِيۡنَ ﴿٨٤﴾ وَ اِسۡمٰعِيۡلَ وَ اِدۡرِيۡسَ وَ ذَا الۡكِفۡلِ ؕ كُلٌّ مِّنَ الصّٰبِرِيۡنَ ۖۚ ﴿٨٥﴾ وَ
اَدۡخَلۡنٰهُمۡ فِىۡ رَحۡمَتِنَا ؕ اِنَّهُمۡ مِّنَ الصّٰلِحِيۡنَ ﴿٨٦﴾ وَذَا النُّوۡنِ اِذۡ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا فَظَنَّ اَنۡ لَّنۡ
نَّقۡدِرَ عَلَيۡهِ فَنَادٰى فِى الظُّلُمٰتِ اَنۡ لَّاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنۡتَ سُبۡحٰنَكَ ۖ اِنِّىۡ كُنۡتُ مِنَ الظّٰلِمِيۡنَ ۖۚ ﴿٨٧﴾
فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۙ وَنَجَّيۡنٰهُ مِنَ الۡغَمِّ ؕ وَكَذٰلِكَ نُـنۡجِى الۡمُؤۡمِنِيۡنَ ﴿٨٨﴾ وَزَكَرِيَّاۤ اِذۡ نَادٰى رَبَّهٗ
رَبِّ لَا تَذَرۡنِىۡ فَرۡدًا وَّاَنۡتَ خَيۡرُ الۡوٰرِثِيۡنَ ۖۚ ﴿٨٩﴾ فَاسۡتَجَبۡنَا لَهٗ ۖ وَوَهَبۡنَا لَهٗ يَحۡيٰى وَ اَصۡلَحۡنَا لَهٗ
زَوۡجَهٗ ؕ اِنَّهُمۡ كَانُوۡا يُسٰرِعُوۡنَ فِى الۡخَيۡرٰتِ وَ يَدۡعُوۡنَنَا رَغَبًا وَّ رَهَبًا ؕ وَكَانُوۡا لَنَا خٰشِعِيۡنَ ﴿٩٠﴾
وَالَّتِىۡۤ اَحۡصَنَتۡ فَرۡجَهَا فَنَفَخۡنَا فِيۡهَا مِنۡ رُّوۡحِنَا وَجَعَلۡنٰهَا وَابۡنَهَاۤ اٰيَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ ﴿٩١﴾ اِنَّ هٰذِهٖۤ
اُمَّتُكُمۡ اُمَّةً وَّاحِدَةً ۖ وَّاَنَا رَبُّكُمۡ فَاعۡبُدُوۡنِ ﴿٩٢﴾

اور ابراہیم اور لوط کو اس سرزمین کی طرف بچا نکالا جس میں ہم نے اہل عالم کے لئے برکت رکھی تھی ﴿۷۱﴾ اور ہم
نے ابراہیم کو اسحٰق عطا کئے۔ اور مستزاد برآں یعقوب۔ اور سب کو نیک بخت کیا ﴿۷۲﴾ اور ان کو پیشوا بنایا کہ ہمارے
حکم سے ہدایت کرتے تھے اور ان کو نیک کام کرنے اور نماز پڑھنے اور زکوٰة دینے کا حکم بھیجا۔ اور وہ ہماری عبادت کیا
کرتے تھے ﴿۷۳﴾ اور لوط جب ان کو ہم نے حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا اور اس بستی سے جہاں کے لوگ
گندے کام کیا کرتے تھے۔ بچا نکالا۔ بے شک وہ برے اور بدکردار لوگ تھے ﴿۷۴﴾ اور انہیں اپنی رحمت کے (محل
میں) داخل کیا۔ کچھ شک نہیں کہ وہ نیک بختوں میں تھے ﴿۷۵﴾ اور نوح جب (اس سے) پیشتر انہوں نے ہم کو پکارا
تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور ان کو اور ان کے ساتھیوں کو بڑی گھبراہٹ سے نجات دی ﴿۷۶﴾ اور جو لوگ
ہماری آیتوں کی تکذیب کرتے تھے ان پر نصرت بخشی۔ وہ بے شک برے لوگ تھے سو ہم نے ان سب کو غرق کردیا
﴿۷۷﴾ اور داؤد اور سلیمان جب وہ ایک کھیتی کا مقدمہ فیصلہ کرنے لگے جس میں کچھ لوگوں کی بکریاں رات کو چر گئی
(اور اسے روند گئی) تھیں اور ہم ان کے فیصلے کے وقت موجود تھے ﴿۷۸﴾ تو ہم نے فیصلہ سلیمان کو سمجھا دیا۔ اور ہم
نے دونوں کو حکم (یعنی حکمت ونبوت) اور علم بخشا تھا۔ اور ہم نے پہاڑوں کو داؤد کا مسخر کردیا تھا کہ ان کے ساتھ تسبیح
کرتے تھے اور جانوروں کو بھی (مسخر کردیا تھا اور ہم ہی ایسا) کرنے والے تھے ﴿۷۹﴾ اور ہم نے تمہارے لئے ان کو
ایک (طرح) کا لباس بنانا بھی سکھا دیا تاکہ تم کو لڑائی (کے ضرر) سے بچائے۔ پس تم کو شکر گزار ہونا چاہیئے ﴿۸۰﴾ اور
ہم نے تیز ہوا سلیمان کے تابع (فرمان) کردی تھی جو ان کے حکم سے اس ملک میں چلتی تھی جس میں ہم نے برکت
دی تھی (یعنی شام) اور ہم ہر چیز سے خبردار ہیں ﴿۸۱﴾ اور دیوؤں (کی جماعت کو بھی ان کے تابع کردیا تھا کہ ان) میں
سے بعض ان کے لئے غوطے مارتے تھے اور اس کے سوا اور کام بھی کرتے تھے اور ہم ان کے نگہبان تھے ﴿۸۲﴾ اور
ایوب کو جب انہوں نے اپنے پروردگار سے دعا کی کہ مجھے ایذا ہو رہی ہے اور تو سب سے بڑھ کر رحم کرنے والا ہے
﴿۸۳﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور جو ان کو تکلیف تھی وہ دور کردی اور ان کو بال بچے بھی عطا فرمائے اور اپنی
مہربانی کے ساتھ اتنے ہی اور (بخشے) اور عبادت کرنے والوں کے لئے (یہ) نصیحت ہے ﴿۸۴﴾ اور اسمٰعیل اور
ادریس اور ذوالکفل یہ سب صبر کرنے والے تھے ﴿۸۵﴾ اور ہم نے ان کو اپنی رحمت میں داخل کیا۔ بلاشبہ وہ نیکوکار
تھے ﴿۸۶﴾ اور ذوالنون جب وہ (اپنی قوم سے ناراض ہو کر) غصے کی حالت میں چل دیئے اور خیال کیا کہ ہم ان پر
قابو نہیں پاسکیں گے۔ آخر اندھیرے میں پکارنے لگے کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تو پاک ہے (اور) بے شک میں
قصوروار ہوں ﴿۸۷﴾ تو ہم نے ان کی دعا قبول کرلی اور ان کو غم سے نجات بخشی۔ اور ایمان والوں کو ہم اسی طرح
نجات دیا کرتے ہیں ﴿۸۸﴾ اور زکریا جب انہوں نے اپنے پروردگار کو پکارا کہ پروردگار مجھے اکیلا نہ چھوڑ اور تو سب
سے بہتر وارث ہے ﴿۸۹﴾ تو ہم نے ان کی پکار سن لی۔ اور ان کو یحییٰ بخشے اور ان کی بیوی کو اُن کے (حسن معاشرت
کے) قابل بنادیا۔ یہ لوگ لپک لپک کر نیکیاں کرتے اور ہمیں امید سے پکارتے اور ہمارے آگے عاجزی کیا کرتے تھے
﴿۹۰﴾ اور ان (مریم) کو جنہوں نے اپنی عفت کو محفوظ رکھا۔ تو ہم نے ان میں اپنی روح پھونک دی اور ان کے بیٹے کو
اہل عالم کے لئے نشانی بنادیا ﴿۹۱﴾ یہ تمہاری جماعت ایک ہی جماعت ہے اور میں تمہارا پروردگار ہوں تو میری ہی
عبادت کیا کرو ﴿۹۲﴾

قابیل و ہابیلؑ کے حالات

جب اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو زمین پر بھیجا تو حضرت ہابیلؑ اور ان کے ساتھ ان کی ایک بہن کی پیدائش ہوئی، قابیل اور اس کے ساتھ بھی ایک بہن پیدا ہوئی۔ حضرت آدمؑ نے ہابیلؑ کو وصیت کی اور ان کو اپنا وصی قرار دیا تو قابیل نے ان پر حسد کیا تو آدمؑ نے دونوں بیٹوں کو خدا کی بارگاہ میں قربانی کا حکم دیا۔ ہابیلؑ مویشیوں کے مالک تھے اور قابیل زراعت کرتا تھا۔ ہابیلؑ نے ایک نہایت عُمدہ گوسفند کی قربانی کی، اور ان کی نیت بھی اپنے پدر اور خدا کی خوشنودی کی تھی۔ مگر قابیل نے جو قربانی کے لئے پیش کیا وہ معمولی گندم کے خوشہ جو پاک وصاف بھی نہ تھی اور اس کو گائیں بھی نہیں کھاسکتی تھیں اور اس کی نیت بھی رضائے خدا یا اپنے پدر کی خوشنودی کی نہ تھی۔ اس لیے قابیل کی قربانی کو اللہ نے قبول نہیں کیا اور ہابیلؑ کی قربانی کو اللہ نے قبول کیا۔ اس زمانے میں جب قربانی قبول ہوتی تھی تو ایک آگ پیدا ہو کر اس کو جلا دیتی تھی پس قابیل نے بھی آتشکدہ بنایا اور پہلا شخص تھا جس نے آگ کے لئے گھر بنایا اور کہا میں اس آگ کی پرستش کرونگا تاکہ میری قربانی قبول ہو جائے۔ دشمن خدا شیطان نے قابیل سے کہا کہ ہابیلؑ کی قربانی مقبول ہو گئی اور تیری قبول نہیں ہوئی۔ اب اگر توُاُس کو زندہ چھوڑ دے گا تو اس کے فرزند پیدا ہونگے اور تیرے فرزندوں پر اس بارے میں فخر کریں گے۔ اس کے بعد ابلیس نے قابیل کو تعلیم دی کہ ہابیلؑ کے سر کو دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دے۔ یہ سُن کر قابیل نے ہابیلؑ کو مارنے کا ارادہ کیا اور ہابیلؑ سے کہا کہ خدا کی قسم میں تجھے ضرور مار ڈالوں گا، تو ہابیلؑ نے کہا، اے قابیل اگر تُو اپنا ہاتھ میرے قتل کے ارادے سے میری جانب بڑھائے گا تو بڑھا، لیکن میں تو اپنا

ترجمہ، اور اگر تو مجھے قتل کرنے کے لیے مجھ پر ہاتھ چلائے گا تو میں تجھ کو قتل کرنے کے لئے تجھ پر ہاتھ نہیں چلاؤں گا مجھے تو خدائے رب العالمین سے ڈر لگتا ہے ﴿۲۸﴾ میں چاہتا ہوں کہ تو میرے گناہ میں بھی ماخوذ ہو اور اپنے گناہ میں بھی پھر (زمرہ) اہل دوزخ میں ہو اور

(بقیہ اگلے صفحے پر)

ہاتھ تیری طرف اس ارادے سے نہ بڑھاؤں گا۔ بیشک میں اپنے خالق سے ڈرتا ہوں جو کہ عالموں کا پروردگار ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ تو اپنے اور میرے گناہ کے ساتھ خدا کی طرف واپس ہو۔ پھر تُو اصحاب جہنم سے ہو گا اور یہی ظالموں کی سزا ہے۔ پس اُس کے نفس نے بھائی کو مار ڈالنے پر آمادہ کیا اور اس نے ہابیلؑ کو مار ڈالا۔ جس روز قابیل نے ہابیل کو قتل کیا وہ آخر ماہ کا چہار شنبہ ہے جو تحت الشعاع میں واقع ہوتا ہے۔ تو خدا نے دو کوّوں کو بھیجا تو ایک نے دوسرے سے لڑنا شروع کیا اور ایک نے دوسرے کو مار ڈالا، پھر زندہ کوّے نے اپنے پنجوں سے گڑھا کھودا اور اس مردہ کوّے کو دفن کر دیا۔ یہ کوّے کو خدا نے اس لئے بھیجا تھا تاکہ زمین کھودیں اور قابیل کو دکھادیں کہ کیوں کر اپنے بھائی کے ستر یا بوسیدہ جسم کو پوشیدہ کرے، اس نے کہا، افسوس ہے مجھ پر کیا میں اس سے بھی عاجز ہوں کہ مثل اس کوّے کے ہو سکوں تاکہ اپنے بھائی کا جسم پنہاں کروں، پس وہ پشیمان ہوا۔ پھر اس نے بھی اسی طرح ہابیلؑ کو دفن کیا اور ایک روایت کے مطابق جبرئیلؑ نے ہابیلؑ کو دفن کیا اور اس طرح مردوں کو دفن کرنے کی یہ سُنت جاری ہوئی۔ اور پھر جب قابیل آدمؑ کے پاس آیا تو آدمؑ نے پُوچھا کہ ہابیلؑ کہاں ہیں، اس نے کہا میں نہیں جانتا اور آپ نے اُس کی حفاظت و نگرانی کے لئے مجھے مقرر نہیں کیا تھا۔ آدمؑ سمجھ گئے اور فرمایا کہ میرے ساتھ آؤ، اور اس مقام پر جا کر دیکھا تو معلوم ہوا کہ ہابیلؑ کو قتل کر دیا ہے، حضرت آدمؑ نے فرمایا "اے زمین تجھ پر خدا کی لعنت ہو کیوں کر تُو نے خون ہابیلؑ کو قبول کر لیا، تو خدا نے حکم دیا کہ وہ قابیل پر بھی لعنت کریں اور آسمان سے قابیل کو آواز آئی کہ تو ملعون ہوا۔

قابیل کے انجام کے بارے میں روایت ہے کہ بلاد ہند کے عقب میں ایک شخص ہے جس کو پیروں پر کھڑا رکھا ہے اور وہ ٹاٹ کا لباس پہنے ہوئے ہے اور دس افراد اس پر موکل

پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، ظالموں کی یہی سزا ہے ﴿۲۹﴾ مگر اس کے نفس نے اس کو بھائی کے قتل ہی کی ترغیب دی تو اس نے اسے قتل کر دیا اور خسارہ اٹھانے والوں میں ہو گیا ﴿۳۰﴾ اب خدا نے ایک کوّا بھیجا جو زمین کریدنے لگا تاکہ اسے دکھائے کہ اپنے بھائی کی لاش کو (بقیہ اگلے صفحے پر

ہیں۔ جب کبھی ان میں سے کوئی مر جاتا ہے تو اس گاؤں کے باشندے اس کی بجائے ایک شخص کو پھر مقرر کر دیتے ہیں۔ اسی طرح لوگ مرتے جاتے ہیں لیکن وہ دس افراد کم نہیں ہوتے جب آفتاب طلوع ہوتا ہے موکل اس شخص کا منہ آفتاب کی طرف پھیر دیتے ہیں اور غروب کے وقت تک اس کے چہرے کو آفتاب کے مقابل رکھتے ہیں، اور سرد موسم میں سرد پانی اور گرم موسم میں گرم پانی اس پر ڈالتے ہیں۔ اسی حال میں اس کے پاس ایک شخص کا گذر ہوا۔ اس نے پوچھا اے بندہ خدا تو کون ہے اس نے اس کی طرف نگاہ کی اور کہا کہ یا تو تُو احمق ترین انسان ہے یا عاقل ترین مردم ہے ابتدائے عالم سے اس وقت تک میں اس جگہ کھڑا ہوں اور سوائے تیرے کسی نے مجھ سے نہیں پوچھا۔ لوگ کہتے ہیں کہ وہ آدمؑ کا فرزند قابیل تھا۔ اسی طرح ایک دفعہ ایک شخص رسُولؐ خدا کے پاس آیا اور عجیب و غریب قصّہ بیان کیا کہ میرے عزیزوں میں ایک مریض ہے جس کے لئے لوگوں نے احقاف کے کنوئیں کا پانی بتلایا جو وادی برہوت میں ہے اور اس سے لوگ شفا پاتے ہیں۔ میں نے پانی لیکر مشک میں بھرنا چاہا، ناگاہ میں نے زنجیر کے مانند ایک چیز آسمان سے نیچے آتی ہوئی دیکھی اس سے ایک شخص بندھا ہوا تھا۔ وہ کہہ رہا تھا مجھے پانی دے دو کہ پیاس سے میری جان جاتی ہے۔ میں نے پیالہ اس کی طرف بلند کیا کہ اس کو پانی دے دوں مگر اس کی گردن کی زنجیر کھینچ گئی۔ یہاں تک کہ یہ آفتاب تک پہنچ گیا۔ جب پھر میں نے چاہا کہ پانی نکالوں۔ پھر وہ نیچے آیا اور العطش العطش کہتا تھا اور کہتا تھا کہ پانی دو کہ میری جان جاتی ہے۔ پھر میں نے پیالہ اس کی طرف بڑھایا، پھر وہ کھینچ لیا گیا یہاں تک کہ آفتاب تک پہنچ گیا۔ تین مرتبہ ایسا ہی ہوا، پھر میں نے وہاں مشک کو باندھ لیا اور اس کو پانی نہیں دیا۔ جناب رسُول خدا نے فرمایا کہ وہ قابیل پسر آدمؑ ہے اور بدترین خلق پانچ اشخاص میں سے ہے، جن کے نام ابلیس، قابیل، فرعون اور بنی اسرائیل

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، کیونکر چھپائے کہنے لگا اے ہے مجھ سے اتنا بھی نہ ہو سکا کہ اس کوے کے برابر ہوتا کہ اپنے بھائی کی لاش چھپا دیتا پھر وہ پشیمان ہوا ﴿۳۱﴾ اس قتل کی وجہ سے ہم نے بنی اسرائیل پر یہ حکم نازل کیا کہ جو شخص کسی کو (ناحق) قتل کرے گا (یعنی) بغیر (بقیہ اگلے صفحے پر)

کا وہ شخص جس نے ان کو دین سے برگشتہ کیا اور اس امت کا وہ شخص جس سے لوگ کفر پر بیعت کریں گے یعنی معاویہ بن ابو سفیان۔ پس عذاب کے لحاظ سے بدترین انسانوں میں بھی قابیل کا شمار ہے اور اپنے سر کے بالوں سے چشمہ آفتاب میں لٹکا ہوا ہے وہ آفتاب کے ساتھ پھرتا رہتا ہے، جہاں وہ گرمی و سردی کے زمانے میں پھرتا ہے اسی طرح قیامت تک ہوگا اور قیامت میں خدا اس کو آتش جہنم میں ڈالے گا۔ کچھ روایتوں کے مطابق سب سے پہلے جس نے خدا سے بغاوت و سرکشی کی وہ آدمؑ کی لڑکی عناق تھی۔ حق تعالیٰ نے اُس کے بیس اُنگلیاں پیدا کی تھیں ہر اُنگلی میں دو بڑے ناخن مثل دو کھرپے کے تھے اور اس کے بیٹھنے کی جگہ ایک جریب برابر زمین تھی۔ جب اس نے سرکشی کی خدا نے ایک شیر ہاتھی کی طرح، ایک بھیڑیا اُونٹ کے برابر اور ایک گدھ گدھے کے مانند بھیجا۔ یہ سب جانور ابتدائے خلقت میں اتنے ہی بڑے تھے خدا نے ان جانوروں کو اُس پر مسلّط فرمایا ان سب نے اُس لڑکی کو مار ڈالا۔ آدمؑ کے زمانے میں درندے جو کچھ خدا نے خلق فرمایا تھا سب باہم مل کر رہتے تھے۔ لیکن جب فرزند آدمؑ نے اپنے بھائی کو قتل کیا ایک نے دوسرے سے نفرت کی اور خائف ہو کر ہر حیوان اپنی شکل و نوع کے ساتھ علیحدہ ہو گیا۔ جب قابیل نے ہابیلؑ کو مارا تو اس وقت انسانوں کی چوتھائی انسان مر گئے کیونکہ اس وقت دُنیا میں آدمؑ، حوّاؑ، ہابیلؑ اور قابیل تھا اور تمام انسانوں کی نسل شیثؑ سے آگئے بڑھی۔ اسی طرح لوگ کہتے ہیں کہ قابیل کے زمانے میں اس کے فرزندوں نے بہت قسم کے باجے بھی تیار کئے تھے۔

(پچھلے صفحے کا بقیہ ترجمہ)، اس کے کہ جان کا بدلہ لیا جائے یا ملک میں خرابی کرنے کی سزا دی جائے اُس نے گویا تمام لوگوں کو قتل کیا اور جو اس کی زندگانی کا موجب ہوا تو گویا تمام لوگوں کی زندگانی کا موجب ہوا اور ان لوگوں کے پاس ہمارے پیغمبر روشن دلیلیں لا چکے ہیں پھر اس کے بعد بھی ان سے بہت سے لوگ ملک میں حدِ اعتدال سے نکل جاتے ہیں ﴿۳۲﴾

(نوٹ: بقیہ انبیاء کے حالات زندگی اگلی جلد دں میں ملاحظ فرمائیں۔)

برائے مہربانی ایک سورۃ فاتحہ پڑھ کرابو جعفر ولد علی محمد، کنیز سیدہ بنت علی سجاد، حسن جعفر ولد ابو جعفر اور تمام مومنین و مومنات، مسلمین و مسلمات، شہداء ملت، لاوارث مرحومین خصوصاً میرے اباؤ واجداد کی روح کو بخش دیں۔ شکریہ

page is left blank intentionally